بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ مولوی احمد علی کی توبہ آمیز پشیمانی نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

متعلق مسئلہ

غیب دانی

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

عنوان مذکورہ بالا کے ماتحت روزنامہ انقلاب مورخہ یکم اکتوبر و سیاست ۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء میں مولوی احمد علی صاحب ناظم انجمن خدام الدین و مؤلف گلدستہ صد احادیث نبوی نے ایک تحریر شائع کی ہے جسمیں مسئلہ علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنی اور اکابر حضرات علماء دیوبند کی روش کو بدیں غرض واضح کرنے کی کوشش فرمائی ہے کہ مولوی صاحب ممدوح اور انکے اسلاف یعنے حضرات دیوبند کے عقیدہ کے متعلق بریلوی جماعت جو غلط فہمی پھیلا رہی ہے اسکا ازالہ ہو جائے۔ قبل اسکے کہ مولوی صاحب مذکور کی اس تحریر پر تبصرہ کیا جائے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس نزاعی مسئلہ کے متعلق فریقین کے عقائد مختصراً بیان کر دیئے جائیں۔

منکرین علم غیب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ ہے کہ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ

مقبول عام پریس لاہور میں باہتمام

نے اپنے حبیبِ مکرم نورِ مجسم سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جمیع اشیاء،
جملہ کائنات یعنی ممکنات حاضرہ و غائبہ کا علم عطا فرمایا۔ بدء الخلق یعنی ابتداء آفرینش
سے دخولِ جنت و دوزخ تک سب مثل کفِ دست ظاہر کر دکھایا۔ ملکوت السمٰوات
والارض کا شاہد بنایا۔ تمام موجودات جملہ ماکان و مایکون جمیع مندرجات لوحِ محفوظ
کا علم دیا۔ مشرق و مغرب سماء و ارض۔ عرش و فرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے
باہر نہ رہا۔ مثبتین کے نزدیک علم باعتبار منشاء دو قسم ہے۔ ذاتی۔ کہ اپنی ذات سے
بے عطائے غیر ہو۔ اور عطائی۔ کہ اللہ عزوجل کا عطیہ ہو۔ اور باعتبار متعلق بھی دو قسم
ہے۔ علمِ مطلق یعنی محیط حقیقی تفصیلی فعلی، ازلی۔ کہ جمیع معلوماتِ الٰہیہ عزوعلا کو
جس میں غیر متناہی معلومات کے سلاسل وہ بھی غیر متناہیہ وہ بھی غیر متناہی بار داخل
اور خود کنہ ذاتِ الٰہی اور احاطہ تام صفاتِ الٰہیہ نامتناہی سب کو شامل۔ فرداً فرداً
تفصیلاً بالفعل مستغرق ہو۔ اور مطلق علم اگرچہ محیط باحاطۂ حقیقیہ نہ ہو۔ ان تقسیمات
میں علم ذاتی و علم مطلق یعنی مذکور اللہ عزوجل کے لئے خاص ہیں۔ اور کسی غیر خدا کیلئے
اُن کے حصول کا عقیدہ بلاشبہ کفر و شرک ہے۔ اور مطلق علم ہرگز حضرت
حق عزوجل سے خاص نہیں۔ بلکہ قسم عطائی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے۔ مولیٰ عزوجل
کا علم عطائی ہونے سے پاک ہے۔ پس بداہتہً ظاہر ہے کہ علم تفصیلی جملہ ذرات ماکان
و مایکون بلکہ اس سے ہزار در ہزار بلکہ ازید و افزوں علوم غیبیہ جو کہ باری عز اسمہٗ نے
اپنے حبیب لبیب نبی مکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے فضلِ عظیم سے عطا فرمائے۔
اسی قسم اخیر یعنی علم عطائی میں شمار ہوں گے۔ لہٰذا مثبتین علمِ غیب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک علمِ الٰہی عزوعلا و علمِ رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم میں

یون بعید ہے۔ علم الٰہی ذاتی استقلالی۔ غیر متناہی۔ نامخلوق۔ قدیم۔ ازلی۔ ابدی ممتنع التغیر۔ واجب البقاء۔

اور علم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عطائی۔ متناہی۔ مخلوق۔ حادث۔ ممکن التبدل۔ جائز الفناء وغیرہ ہے۔ اب اگر کوئی شخص علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق عقیدہ مذکورہ کو شرک قرار دے تو ظاہر ہوگا کہ وہ باری تعالےٰ عزاسمہ کے علم کو عطائی۔ مخلوق۔ متناہی۔ حادث۔ وغیرہ وغیرہ سمجھتا ہے۔ اور یہ کفر ہے۔ مثبتین علم غیب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے عقیدہ مزبورہ کو نصوص کتاب وسنت اور اجماع امت اور تعامل ملت کی رُو سے ثابت کرتے ہیں۔ انکے مقابلہ میں منکرین علم غیب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اس مسئلہ عظیمہ میں کوئی عقیدہ معینہ معلوم نہیں ہوتا۔ بلکہ انکے انکار کے مختلف مدارج ہیں جو بسا اوقات ایک ہی تصنیف وتالیف اور ایک ہی تحریر وتقریر میں ایک ہی شخص کے قلم وزبان سے سرزد ہوتے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ ان مدارج مخالفہ میں سے ہر ایک کی رو سے دوسرے پر حکم کفر وشرک عائد ہوتا ہے۔ پہلا درجہ یہ ہے کہ ان حضرات کے نزدیک اللہ تعالےٰ کے سوا کسی مخلوق پر علم غیب کا حکم واطلاق کفر وشرک ہے۔ چنانچہ سب سے اول امام الطائفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان صفحہ ۳ تحت حدیث لَاتَقُوْمُ السَّاعَۃُ میں تحریر کیا ہے "اور کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلاں کے دل میں کیا ہے تو اسکے جواب میں یوں نہ کہے کہ "اللہ ورسول ہی جانے" کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر" حالانکہ صحابہ کرام علی سیدہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام بکثرت سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے سوال کے جواب میں یہ عرض کیا کرتے:

واللہ اعلم ورسولہ۔ نیز باریتعالیٰ قرآن عظیم میں ارشاد فرماتا ہے ذٰلِکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْھَآ اِلَیْکَ یعنے یہ غیب کی خبریں ہیں جو کہ ہم تمہاری طرف (اے حبیب مکرم صلے اللہ علیہ وسلم) وحی کرتے ہیں۔ دیگر۔ اسی تقویۃ الایمان میں شرک فی العلم کی بحث میں لکھتے ہیں۔ "اس عقیدہ سے آدمی مشرک ہوجاتا ہے خواہ یہ عقیدہ انبیاء سے رکھے خواہ بھوت سے۔ پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات انکو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے ہر طرح شرک ہے"۔ دیکھیے یہاں صراحت سے علم غیب بالعطاء کو شرک قرار دیا ہے۔ نیز مولوی رشید احمد گنگوہی اپنے فتاوے رشیدیہ حصہ ۲ صفحہ ۱۲ پر تحریر کرتے ہیں۔ "یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ (یعنے سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم) کو علم غیب تھا صریح شرک ہے"۔ نیز حصہ ۳ صفحہ ۴۱ پر لکھتے ہیں "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونے کا معتقد قطعاً مشرک کافر ہے"۔ اگر اس سے یہ مقصود ہے کہ غیب ذاتی کا معتقد کافر ہے تو اس قسم کے غیب کا معتقد کوئی مسلمان نہیں اور اگر یہ مطلب ہے کہ اللہ جلشانہ کے سوا کسیکو غیب کا علم تعلیم الٰہی سے بھی نہیں ہوسکتا۔ تو اوّل تو اللہ جلشانہ کا عجز لازم آئیگا۔ اور ثانیاً آیۃ وافی ہدایہ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ اور آیہ کریمہ عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ کے بالکل خلاف ہوگا۔

امام رازی تفسیر کبیر میں آیہ کریمہ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کے تحت تحریر فرماتے ہیں:۔

قول الجمہور المفسرین ان الغیب ھو الذی یکون غائباً عن الحاسۃ ثم ھذا الغیب ینقسم الی ما علیہ دلیل والی ما لا دلیل علیہ الخ یعنی جمہور مفسرین کا قول ہے کہ

غیب وہ ہے جو حواس سے غائب ہو۔ پھر اس غیب کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جسپر دلیل نہ ہو۔ یعنے ذاتی ہو۔ جس غیب پر دلیل نہ ہو وہ جناب حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ رہا وہ غیب جسپر دلیل ہو وہ مخلوق کے ساتھ خاص ہے۔ کیونکہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا علم تو کسی تعلیم یا دلیل کا محتاج نہیں تو ضرور اس قسم کا غیب بندوں کے ساتھ خاص ہوگا۔

دوسرا درجہ انکار یہ ہے کہ ادلۂ ثبوت سے مجبور ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بعض مغیبات کے علم کا اقرار کیا جاتا ہے۔ حالانکہ مفسرین وائمۂ کرام لفظ بعض کو بمقابلہ علم باریتعالےٰ عزاسمہ استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ بعض تمام مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ ملکوت السموات والارض علوم لوح محفوظ وغیرہ کو محیط ہے۔

اسکے بعد انکار کا تیسرا درجہ آتا ہے جبکہ منکرین لفظ مَا وکُل وغیرہ کے عموم سے مجبور ہو کر لفظ بعض سے چلکر لفظ کُل پر آجاتے ہیں۔ لیکن اس سے کل امور دینیہ مراد لیتے ہیں۔ اور بس۔ حالانکہ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ اور مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ اور تَفْصِیْلًا لِّکُلِّ شَیْءٍ انکی مزعومہ تخصیص کو صراحۃً باطل فرما رہے ہیں لیکن اگر کُل سے کُل امور دینیہ ہی مراد لیے جائیں پھر بھی مثبتین علم غیب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقصود احسن طریق پر حاصل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ انکے نزدیک سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا عالم مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ اور شاہد ملکوت سموات والارض ہونا اور آپکے لئے کل ممکنات وموجودات ومخلوقات کے علم کا حصول آپکے فضائل بہیہ اور معجزات سنیہ میں معدود ہوتا ہے۔ اور معجزہ امور بہمہ دینیہ میں سے ہے لہذا آپکا علم عظیم اس تخصیص لاطائل کی رو سے بھی ثابت ہوگیا۔

بریلوی جماعت اس امر پر متفق نہیں (ہیں ؟) کہ حضور پر نور کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے مقابلے میں وہی نسبت رکھتا ہے جو ایک قطرے کو سمندر سے نسبت ہے، (چنانچہ آجکل لاہور میں جو وعظ بریلی جماعت کرا رہی ہے اس میں یہ فقرہ صراحۃً استعمال کیا جاتا ہے)۔ بجا فرمایا۔ تمام اہلسنت وجماعت کا سلفاً خلفاً یہی عقیدہ ہے کہ تمام مخلوقات کے علوم بمقابلہ علم الٰہی وہی نسبت رکھتے ہیں جو ایک قطرے کو سات سمندروں سے ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے وقع عصفور علی حرف السفینۃ فغمس منقارہ فی البحر فقال الخضر لموسیٰ ما علمک وعلمی وعلم الخلائق فی علم اللہ تعالیٰ الا مقدار ما غمس ھذا العصفور منقارہ؟ خلاصہ یہ کہ کشتی کے کنارہ پر بیٹھکر ایک چڑیا نے دریا میں اپنی چونچ تر کی تو حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ میرا اور تیرا بلکہ تمیع مخلوقات کا علم حق تعالیٰ کے علم کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے جیسا کہ دریا کے مقابلہ میں اس چڑیا کا اپنی چونچ تر کرلینا۔ نیز تفسیر روح البیان ص۲۷۵ میں ہے۔ قال شیخنا العلامۃ ابقاہ اللہ بالسلامۃ فی الرسالۃ الرحمانیۃ فی بیان کلمۃ العمٰی فانسبۃ علم الاولیاء من علم الانبیاء بمنزلۃ قطرۃ من سبعۃ ابحر وعلوم الانبیاء من علم نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھذہ المنزلۃ وعلم نبینا من علم الحق سبحانہ بھذہ المنزلۃ انتھی۔ یعنے ہمارے شیخ علامہ نے رسالہ رحمانیہ میں فرمایا کہ اولیا کا علم انبیاء کے علم سے وہ نسبت رکھتا ہے جو ایک قطرے کو سات سمندروں سے ہوتی ہے۔ اور انبیاء کا علم ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے یہی نسبت رکھتا ہے۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اللہ سبحانہ تعالیٰ کے علم سے یہی

نسبت رکھتا ہے۔ نیز علامہ شہاب الدین خفاجی حواشی بیضاوی میں طیبی سے ناقل ہیں۔ "ان معلومات اللہ تعالیٰ لانہایۃ لہا وغیب السموات والارض وما یبلغہ وما یکتمونہ قطرۃ منہا۔ یعنی اللہ جلشانہ کی معلومات کی کوئی نہایت نہیں۔ اور آسمانوں اور زمینوں کے غیب اور جو ظاہر کرتے اور چھپاتے ہیں یہ سب تو علم الٰہی کا ایک قطرہ ہیں لیکن یاد رکھیئے کہ علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر قلیل ہے تو علم باریتعالیٰ کی نسبت سے لیکن یہ قلیل بھی اسقدر کثیر ہے کہ اسکی وسعت وعظمت کا اندازہ حد بشری سے ماوراء ہے۔

مولوی صاحب آگے تحریر فرماتے ہیں۔ "ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر خیال کرنا کہ مخلوقات میں سے ہر چیز کے ہر حال کا ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی علم ہے جسطرح کہ خدا تعالیٰ کو ہے تو یہ شرک ہے اور یہی عقیدہ تمام سلف صالحین اہلسنت وجماعت کا ہے۔" معلوم نہیں اس جملے سے مولویصاحب کی مراد کیا ہے جب اس سے پہلے فقرے میں آپ تسلیم فرما رہے ہیں کہ فریقین علم الٰہی عز وجل اور علم رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم کی تساوی کے قائل نہیں ہیں تو اس جملے کا اضافہ بالکل فضول ہے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب اپنے دیگر ہم مشربوں کی مانند علم الٰہی کی وسعت وعظمت سے بے خبر ہیں اسی لئے تو پھر پھیر کے وہی تساوی وتماثل کا احتمال انکے سد راہ ہو جاتا ہے بہتر ہوتا کہ آپ پہلے توحید باریتعالیٰ اور ذات وصفات الٰہیہ کا سبق انہیں سلف صالحین اہلسنت وجماعت سے پڑھکر یاد کر لیتے اور پھر اس بحث میں قلم اُٹھاتے یاد رکھیئے کہ اہلسنت وجماعت کے نزدیک کسی مخلوق کو موجودات میں سے کسی چیز کا کسی وقت اللہ تعالیٰ کے مساوی علم حاصل ہونا محال ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپکی تسکین کے لئے اس امر کو کسی مثال کے ذریعہ سے واضح کیا جائے لہذا مثال بھی اسی آیۂ مبارکہ میں سے پیش کی جاتی ہے جو کہ منکرین علم غیب

عبارات مندرجہ بالا محتاجِ تشریح نہیں۔ اس قسم کی تحریرات مقبوحہ کی موجودگی میں مولویصاحب کا دیدہ دلیری کے ساتھ یہ دعوٰی کرنا کہ سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب سے انکار کا عقیدہ علما سلف و خلف دیوبند کی طرف منسوب کرنا غلط فہمی پھیلانا ہے تو ازراہِ کرم آپ عبارات مذکورہ سے متعلق صحیح فہمی کو پھیلانے کی کوشش فرمائیں۔ نیز مولویصاحب کی بکف چراغی ملاحظہ ہو کہ اپنے رسالہ "گلدستہ صد احادیث نبوی" میں صفحہ ۱۷۱ پر حدیث ام العلار الانصاریہ رضی اللہ عنہا کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: "حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وجود اقدس سے علمِ غیب کی نفی فرما رہے ہیں کہ جو آپ کے حق میں مقدر ہے یا دوسروں کے حق میں جو کچھ علم الٰہی میں مضمر ہے اسکا علم نہیں رکھتے"۔ اس عبارت میں صاف اور صریح لفظوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے علم غیب کی مطلقاً نفی فرمائی ہے با اینہمہ ابلہ فریبی دیکھئے کہ انکار غیب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عقیدے کے انتساب کو غلط فہمی قرار دے رہے ہیں۔ سچ ہے اذا لم تستحی منی فاصنع ما شئت اس کے بعد لکھتے ہیں۔ "بالفعل نہایت ہی مختصر الفاظ میں اپنے اور اپنے اسلاف یعنے حضرات دیوبند کے عقیدہ کو واضح کر دیتا ہوں۔ تاکہ مسلمانوں تک صحیح اطلاع پہنچ جائے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خزانہ غیب سے اتنا علم غیب عطا فرمایا ہے کہ ذات اور صفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ اور حکم نظریہ اور حقیقت ہائے حقہ و اسرار مخفیہ وغیرہ میں سے کسی شخص کو آپ سے زیادہ نہیں دیا گیا"۔ بجا ارشاد فرمایا۔ لیکن فرمایا جائے کہ

جو شخص رسولکریم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی اور مخلوق کے لئے علم غیب ثابت کرے اسکے بارے میں کیا حکم ہے۔ دیکھیئے آپ ہی کے اکابر میں سے مولوی خلیل احمد صاحب اپنی کتاب براہین قاطعہ مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی صاھ میں تحریر کرتے ہیں:۔

"شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپکا ان امور میں ملک الموت کی برابر بھی ہو۔ چہ جائیکہ زیادہ اور قیاس سے اسکا اثبات جہل ہے۔"

نیز آگے چلکر لکھتے ہیں" بعد اسکے جو حکایات اولیار کی مؤلف نے لکھی ہیں اُن اولیاء کو حق تعالیٰ نے کشف کردیا کہ انکو یہ حضور علم حاصل ہوگیا۔ اگر فخر عالم علیہ السلام کو بھی لاکھ گونہ اس سے زیادہ عطا فرماوے۔ ممکن ہے۔ مگر ثبوت فعلی اسکا کہ عطا کیا گیا کس نص سے ہے کہ اُس پر عقیدہ کیا جاوے۔"

دیکھیئے آپ ہی کے اکابر بعض مخلوق کو سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اعلم قرار دے رہے ہیں۔ انکے علم کو بالفعل نص سے ثابت مان رہے ہیں لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ یہی ہے کہ ممکن مانتے ہیں ثابت بالفعل نہیں مانتے۔ کیا اب بھی اگر کوئی کہے کہ آپ اور آپکے اسلاف دیوبند کے نزدیک بعض مخلوق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعلم ہے یا یہ کہ حضرات دیوبند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اعلم الخلائق نہیں مانتے تو آپ یہی رٹ لگائیں گے کہ یہ غلط فہمی پھیلائی جارہی ہے۔ فتامل۔

اس کے بعد مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ "علاوہ اسکے حضرات دیوبند اور

منکرین کے انکار کا چوتھا درجہ یہ ہے کہ وہ نصوص قاہرہ اور حجج باہرہ سے مجبور ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے کل اشیاء ما کان و ما یکون کے علم کو ماننے لگتے ہیں لیکن اس علم کا حصول آپ کے لئے عارضی طور پر مانتے ہیں۔ راہ جس طرح ایک دوربین آنکھوں کے آگے لگانے سے دور دور کی اشیاء نظر آجاتی ہیں۔ اور اسکے ہٹانے سے اُن اشیاء کا معائنہ ومشاہدہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس طرح انکے زعم کاسد میں سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو احیاناً تمام اشیاء کا علم دیا گیا لیکن یہ علم اسی وقت اور اسی مجلس تک محدود رہا۔ اس عقیدہ کاسدہ کا بھی النصوص قاہرہ کتاب و سنت اور اجماع سلف صالحین بڑے شد ومد کے ساتھ ابطال کرتی ہیں۔ بعد ازاں منکرین کے انکار کا پانچواں درجہ آتا ہے جس میں وہ مجبور ہو کر اس امر کے مدعی ہوتے ہیں کہ :-
"جو علم اللہ کے بتانے سے ہو اسکو علم غیب نہیں کہتے"۔ حالانکہ یہ بالبداہت باطل اور خلافِ نصوصِ شرعیہ اور مخالف تحقیق محققین ہے۔

اس تمہید کے بعد مولوی احمد علیصاحب کی تحریر مذکورہ کیطرف توجہ کیجاتی ہے۔

مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ: "آجکل لاہور میں میرے اور اکابر حضرات علماء دیوبند کے خلاف بریلوی جماعت ایک غلط فہمی پھیلا رہی ہے اور وہ یہ ہے کہ احمد علی اور اسکے اسلاف علماء دیوبند سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب کے مطلقاً منکر ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی غیب دانی کے متعلق ایک رسالہ لکھنے کا ارادہ ہے جس میں اس موضوع پر تفصیل سے بحث ہو گی"

مولوی صاحب شوق سے رسالہ لکھیں "چشم ما روشن دل ما شاد"۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس رسالہ کی اشاعت کے بعد اسکے مضامین مشمولہ پر گفتگو ہو گی لیکن سر دست

آپ کی اس غلط بیانی پر صدا احتجاج بلند کرنی ناگزیر ہے کہ بریلوی جماعت آپ اور آپکے اسلاف علماء دیوبند کے متعلق غلط فہمی پھیلا رہی ہے۔ کیا آپکے اکابر علماء دیوبند نے یہ نہیں لکھا کہ "شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخرِ عالم کو ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے ایک شرک ثابت کرتا ہے" ۔ براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و رشید احمد گنگوہی صہ۵۱۔ نیز اسی کتاب کے صفحہ ۵۱ پر۔ "اگر فضیلت ہی موجب اسکی ہے تو تمام مسلمان شیطان سے افضل ہیں تو مؤلف سب عوام میں بہ سبب افضلیت کے شیطان سے زیادہ نہیں تو اسکے برابر تو علمِ غیب بزعم خود ثابت کرے" مولوی رشید احمد گنگوہی فتاوی رشیدیہ حصہ۲ ص۱۲ پر لکھتے ہیں۔ "یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو علمِ غیب تھا صریح شرک ہے" نیز مولوی اشرف علی صاحب تھانوی حفظ الایمان کے ص۷ پر تحریر کرتے ہیں۔ "اور آپکی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد بعض غیب ہے۔ یا کل۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے سے مخفی ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے پھر اگر زید اس کا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر علمِ غیب کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی و غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے۔ اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اسکا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہے۔"

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی دستاویز ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ۔ اس آیۃ شریفہ سے وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ کو لیجئے۔ منکرین کے نزدیک اگر کسی نبی یا ولی کو بتعلیم الٰہی اسبابت کا علم ہو گیا کہ پیٹ میں کیا ہے تو بس شرک لازم آگیا۔ حالانکہ رسولکریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے غلامانِ باصفا اولیاء کرام وصلحاء عظام نے بکثرت مَا فِی الْاَرْحَامِ کی خبریں دیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتنا عرصہ پہلے امام مہدی کے پیدا ہونے کی خبر دی ہے جو صحیح حدیثوں میں مذکور ہے ایسا ہی آپنے امام حسین علیٰ جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیدا ہونیکی خبر دی۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں باب مناقب اہلبیت میں بروایت اُمّ فضل رضی اللہ عنہا وارد ہے۔ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں "تلد فاطمۃ انشاء اللہ غلاما یکون فی حجرک" تفسیر عرائس البیان میں وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ کے تحت ص۲۷۵ میں مذکور ہے۔ وسمعت البعض من بعض اولیاء اللہ انہ اخبر مافی الرحم من ذکر وانثی ورأیت بعینی ما اخبر یعنی میں نے بعض اولیاء اللہ سے یہ بھی سنا کہ انہوں نے مافی الرحم کی خبر دی کہ پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی اور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ انہوں نے جیسی خبر دی ویسا ہی وقوع میں آیا۔ کیا ان اخبار غیبیہ کی وجہ سے انبیاء و اولیاء باریتعالیٰ کی صفت میں شریک ہو جاتے ہیں؟ حاشا للہ۔ تعلیم الٰہیہ سے علوم غیبیہ کا حصول مستلزم شرک نہیں ہوتا۔ یاد رکھئے کسی علم کی حضرت عزت عزّ جل سے تخصیص اور اسکی ذات پاک میں حصر اور اسکے غیر سے مطلقاً نفی چند وجہ پر ہے

اوّل علم کا ذاتی ہونا کہ بذاتِ خود بے عطائے غیر ہو۔ دوم علم کا غنا کہ کسی آلہ وجارحہ وتدبیر و فکر و نظر والتفات وانفعال ودلیل وتعلیم کا اصلا محتاج نہ ہو۔ سوم علم کا سرمدی ہونا کہ ازلاً ابداً ہو۔ چہارم علم کا وجوب کہ کبھی کسی طرح اسکا سلب ممکن نہ ہو۔ پنجم علم کا

ثبات و استمرار کہ کبھی کسی وجہ سے اس میں تغیر تبدل فرق تفاوت کا امکان نہ ہو ششم
علم کا اقصٰی غایات کمال پر ہو تاکہ معلوم کی ذات ذاتیات اعراض احوال لازمہ
مفارقہ اضافیہ نافیہ آتیہ موجودہ ممکنہ سے کوئی ذرہ کسی وجہ پر مخفی نہ ہو سکے۔ ان
وجوہ پر مطلق علم حضرت احدیت جل وعلا سے خاص اور اسکے غیر سے قطعاً مطلقاً
منفی یعنی کسیکو کسی شے کے کسی ذرے کا ایسا علم جو وجوہ مذکورہ بالا سے ایک
وجہ بھی رکھتا ہو حاصل ہونا ممکن نہیں جو کسی غیر الٰہی کے لئے عقول مفارقہ
ہوں خواہ نفوس ناطقہ ایک ذرے کا ایسا علم ثابت کرے۔ یقیناً اجماعاً کافر
مشرک ہے۔ نیز تمام موجودات و ممکنات و مفہومات و ذوات و صفات و نسب
و اضافات و واقعیات و موہومات غرض ہر شے و مفہوم کو علم کا عام و تام
و محیط و مستغرق ہونا کہ غیر متناہی معلومات کے غیر متناہی سلاسل اور ہر سلسلے کے
ہر فرد سے غیر متناہی علوم متعلق اور یہ سب نا متناہی نا متناہی نا متناہی علوم معاً
حاصل ہوں جنکے احاطے سے کوئی فرد اصلاً خارج نہ ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا۔ بیشک اللہ کا علم ہر شے کو محیط ہے
ایسا علم بھی غیر کے لئے محال اور دوسرے کے واسطے اس کا اثبات کفر و ضلال ہے
دیکھیے اسی علم الارحام کی مثال سے باریتعالیٰ عز اسمہ کے کمالِ علم کا اندازہ کیجیے
تمام مخلوقات انسان حیوان جانور طیور وحوش و سباع و بہائم و ہوام لاکھوں کروڑوں
بے حد و بے شمار موجودات میں سے کسی مخلوق کے ماضی حال یا مستقبل رحموں
میں سے کسی ایک رحم کو لیجئے۔ اب انکے غیر متناہی اضافات میں سے کسی ایک کو لیجئے
مثلاً جنین کے بدن یا اسکے بدن پر کسی بال کا کوئی ذرہ لیجئے اسکے متعلق بار بار اپنے

مولوی صاحب کی تحریر کا آخری فقرہ ہے۔ "جب ہمارا عقیدہ مذکور الصدر ہے تو گلدستہ صد احادیث نبوی" میں سے کسی حدیث سے اسکے خلاف مفہوم لینا اور ہماری طرف منسوب کرنا کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا"۔

حضرت! عقیدہ جو آپنے "بعد از خرابی بصرہ" ظاہر کیا اسکی حقیقت تو عیاں ہوئی۔ لیکن "گلدستہ صد احادیث نبوی" کے ص۸ کی عبارت بڑی بلند آہنگی کے ساتھ آپکی ناحق کوشانہ ابلہ فریبی کی داد دے رہی ہے۔ دہو ہذا:

"حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے وجود اقدس سے علم غیب کی نفی فرما رہے ہیں کہ جو آپکے حق میں مقدر ہے یا دوسروں کے حق میں۔ جو کچھ علم الٰہی میں مضمر ہے اسکا علم نہیں رکھتے"۔

کیوں صاحب! بلا زمان سامی نے ان فقرات پر بحث کرنے کی تکلیف کیوں گوارا نہ فرمائی۔ دیکھئے مولوی صاحب ممدوح کو رجوع الی الحق کی توفیق نصیب ہوتی ہے یا بدستور اصرار علے الباطل اُنکا دامنگیر رہتا ہے۔

من آنچہ شرط بلاغ است باتو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال

راقمہ

احقر الناس محمد علی۔ ایم۔ اے
رکن بزم تعلیم القرآن
مسجد وزیر خاں لاہور

(حبیب اللہ منشی فاضل نے لکھا)

قصیدہ از امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

إن نلت یا ریح الصبا یوماً إلی أرض الحرم — بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

من وجہہ شمس الضحی من خدہ بدر الدجی — من ذاتہ نور الہدی من کفہ بحر الہمم

قرآنہ برہاننا نسخاً لأدیان مضت — إذ جاءنا أحکامہ کل الصحف صار العدم

أکبادنا مجروحۃ من سیف ہجر المصطفی — طوبی لأہل بلدۃ فیہا النبی المحتشم

یا لیتنی کنت کمن یتبع نبیاً عالماً — یوماً ولیلاً دائماً وارزق کما لی بالکرم

فی حسرۃ أسمع کذا لم أر أصف المصطفی — فی کل حین قد مضی فی الحال لم یحصل بہم

لست براج مفرداً بل أقربائی کلہم — فی القبر اشفع یا شفیع بالصاد والنون القلم

یا مصطفی یا مجتبی ارحم علی عصیاننا — مجبورۃ أعمالنا طمعاً وذنباً والظلم

یا رحمۃ للعلمین أنت شفیع المذنبین — أکرم لنا یوم الحزین فضلاً وجوداً والکرم

یا رحمۃ للعلمین أدرک لزین العابدین
محبوس أیدی الظلمین فی موکب والمزدحم

نوٹ۔ خداوند کریم نے قرآن مجید بھیجا تاکل کتب منسوخ ہو گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تبلیغ پر کوئی معاوضہ نہیں لیا

اطلاع

آجکل مرزا غلام احمد قادیانی کی امت اپنے عقائد پھیلانے میں گہری چال اور خاص پیشہ ور دنیوی کام رہی ہے جس سے بھولے بھالے مسلمانوں کے گمراہ ہونیکا سخت اندیشہ ہے لہذا علامہ زمان قطب دوران حضرت خواجہ سید مہر علیشاہ صاحب قبلہ (گولڑہ شریف) کی کتاب سیف چشتیائی و شمس الہدایہ منگا کر ضرور پڑھیں۔ ملنے کا پتہ:- قاضی حبیب اللہ منشی فاضل مہتمم مصری کتب خانہ کشمیری بازار لاہور